سینما بنانا یا فلموں کی تربیت کے لیے سینٹر بنانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FAM-1208 تاریخ:23-05-2026

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص فلمیں دکھانے کے لیے سینما بناتا ہے یا فلمیں بنانے کی تربیت کا کوئی سینٹر بناتا ہے، تو اس کا یہ فعل شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اسلام جہاں گناہ اور برائی کا کام کرنے سے منع کرتا ہے، وہیں گناہ کا سبب بننے اور اس کی ترویج و اشاعت کرنے سے بھی سختی سے روکتا ہے اور مروجہ فلمیں عموماً بے حیائی، گانے باجے، لہو ولعب، حیاسوز اور غیر اخلاقی مواد کے باعث گناہوں کا مجموعہ ہوتی ہیں، لہذا ایسی فلمیں دکھانے کے لیے سینما بنانا یا فلم سازی کی تربیت کا مرکز قائم کرنا یا خاص اس کے لیے جگہ مہیا کرنا یا کسی بھی طرح سے اس میں معاونت کرنا سخت حرام، ناجائز و گناہ ہے؛ کہ یہ اشاعت فاحشہ (یعنی بے حیائی کی بات پھیلانے) اور گناہ پر تعاون کے زمرے میں آتا ہے، اور اشاعت فاحشہ چاہنے والوں کے لیے قرآن کریم نے دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے، جبکہ گناہ پر باہمی تعاون سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔

نیز سینما گھر بنانے یا فلم سازی کے تربیتی مرکز قائم کرنے والوں کے لیے صرف یہ بنانے

کا ایک گناہ نہیں، بلکہ تا قیامت جب تک ان میں گناہ کے کام ہوتے رہیں گے، حدیث پاک کی رو سے انہیں بھی ان سب کے برابر گناہ پہنچتا رہے گا، لہذا کسی بھی ایسے کام کا آغاز کرنا جس سے لوگ محض گناہ میں مبتلا ہوں، در حقیقت اپنے لیے گناہِ جاریہ کا دروازہ کھولنا اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے، جس سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: ”(اے حبیب!) تم فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔“ **(پارہ 8، سورۃ الاعراف، آیت 28)**

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ۔“ **(پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت 151)**

علامہ سلیمان بن عمر جمل شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1204ھ / 1790ء) تفسیر جمل میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ”وتعليق النهي بقربانها إما للمبالغة في الزجر عنها لقوة الدواعي إليها وإما لأن قربانها داع إلى مباشرتها“ ترجمہ: بے حیائیوں کے قریب جانے سے ممانعت کو معلق کرنا، یا تو بے حیائیوں کے اسباب کے قوی ہونے کی وجہ سے ان کے حوالے سے زجر میں مبالغہ کرنے کے لیے ہے، یا پھر اس لیے کہ ان کے قریب جانا ان کے ارتکاب کی طرف لے جانے والا ہے (بہر حال بے حیائیوں کے قریب جانے سے بھی منع فرمادیا گیا ہے)۔
(الفتوحات الإلهية بتوضيح تفسير الجلالين، جلد 2، صفحہ 466، دار الكتب العلمية، بيروت)

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: ”بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ **(پارہ 18، سورۃ النور 24، آیت 19)**

امام ابو بکر احمد بن علی قاضی جصاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات:370ھ / 980ء) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ”أبان الله بهذه الآية وجوب حسن الاعتقاد في المؤمنين ومحبة الخير والصلاح لهم فأخبر فيها بوعيد من أحب إظهار الفاحشة والقذف والقول القبيح للمؤمنين وجعل ذلك من الكبائر التي يستحق عليها العقاب“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنے اور ان کے لیے خیر اور بھلائی پسند کرنے کے واجب ہونے کو واضح فرمادیا۔ پس اس آیت میں اس شخص کے لیے وعید کی خبر دی گئی ہے جو مسلمانوں میں بے حیائی، تہمت اور بری بات کے پھیلانے کو پسند کرتا ہے اور اس (اشاعت فاحشہ) کو ان کبیرہ گناہوں میں سے شمار کیا گیا جن پر سزا کا استحقاق ہوتا ہے۔

(أحکام القرآن للجصاص، جلد 3، صفحہ 399، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”اشاعت سے مراد تشہیر کرنا اور ظاہر کرنا ہے جبکہ فاحشہ سے وہ تمام اقوال اور افعال مراد ہیں جن کی قباحت بہت زیادہ ہے اور یہاں آیت میں اصل مراد زنا ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ اشاعت فاحشہ کے اصل معنی میں بہت وسعت ہے، چنانچہ اشاعت فاحشہ میں جو چیزیں داخل ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں: حرام کاموں کی ترغیب دینا، ایسی کتابیں، اخبارات، ناول، رسائل اور ڈائجسٹ وغیرہ لکھنا اور شائع کرنا جن سے شہوانی جذبات متحرک ہوں، فحش تصاویر اور ویڈیوز بنانا، بیچنا اور انہیں دیکھنے کے ذرائع مہیا کرنا، ایسے اشتہارات اور سائن بورڈ وغیرہ بنانا اور بنوا کر لگانا، لگوانا جن میں جاذبیت اور کشش پیدا کرنے کے لیے جنسی عریانیت کا سہارا لیا گیا ہو۔ حیا سوز مناظر پر مشتمل فلمیں اور ڈرامے بنانا، ان کی تشہیر کرنا اور انہیں دیکھنے کی ترغیب دینا۔“

(تفسیر صراط الجنان، جلد 6، صفحہ 601-602 ملخصاً، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾

ترجمۂ کنز العرفان: ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔“ **(پارہ6، سورۃ المائدہ5، آیت2)**

امام ابو بکر احمد بن علی قاضی جصاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 370ھ / 980ء) لکھتے ہیں: ”نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى“ ترجمہ: (مذکورہ آیت مبارکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں پر دوسروں کی مدد کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔

(أحكام القرآن للجصاص، جلد2، صفحہ381، دار الكتب العلمية، بيروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”معصیت پر اعانت خود ممنوع و معصیت (ہے)۔“

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ149، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد، مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: واللفظ للبخاری ”فزنا العين النظر“ ترجمہ: پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے۔

(صحيح البخاري، جلد5، صفحہ2304، حديث5889، دار ابن كثير، دمشق)

مسند بزار وغیرہ میں ہے: ”عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم، أنه قال: العينان تزنيان واليدان تزنيان او قال زنا العين النظر وزنا اليد البطش والفرج يصدق ذلك اويكذبه“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ہاتھ زنا کرتے ہیں، یا فرمایا: آنکھ کا زنا دیکھنا (بدنگاہی کرنا) ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی یا اسے جھٹلا دیتی ہے۔

(مسند البزار، مسند أبي حمزة أنس بن مالك، جلد 16، صفحه 204، حديث9341، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ

/1921ء) لکھتے ہیں: "بد نگاہی ہمیشہ حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 750، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صحیح بخاری، صحیح ابن حبان، معجم کبیر، سنن الکبری للبیہقی وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے:

واللفظ للبخاری "ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف "ترجمہ: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور ہونے والے ہیں جو فرج (یعنی زنا)، ریشم، شراب اور باجوں (موسیقی کے آلات) کو حلال ٹھہرائیں گے۔

(صحيح البخاري، جلد 5، صفحہ 2123، حديث 5268، دار ابن كثير، دمشق)

مسند احمد، معجم کبیر اور مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: "عن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله بعثني رحمة للعالمين وهدى للعالمين وأمرني ربي بمحق المعازف والمزامير "ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور میرے رب نے مجھے باجوں اور بانسریوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔

(مسند احمد، حديث أبي أمامة الباهلي، جلد 36، صفحہ 646، حديث 22307، مؤسسة الرسالة)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "مزامیر (آلات موسیقی) حرام ہیں، صحیح بخاری شریف کی حدیث صحیح میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر فرمایا: "يستحلون الحر والحرير والمعازف "زنا اور ریشمی کپڑوں اور باجوں کو حلال سمجھیں گے، اور فرمایا: وہ بندر اور سور ہو جائیں گے۔ ہدایہ وغیرہ کتب معتمدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 138، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: ”مزامیر حرام ہیں اور حرام ہر حال میں حرام رہے گا، لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں اس کے سبب گناہ جائز ہو جائے تو شریعت کا منسوخ کر دینا فاسقوں کے ہاتھ میں رہ جائے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ139، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صحیح مسلم، سنن نسائی، صحیح ابن حبان، مسند احمد وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: واللفظ لمسلم ”فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سن في الإسلام سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها بعده من غير أن ينقص من أجورهم شيء ومن سن في الإسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أوزارهم شيء“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور ان لوگوں کا اجر (بھی اسے ملے گا) جو اس کے بعد اس پر عمل کریں، بغیر اس کے کہ ان کے اجروں میں کچھ کمی ہو، اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کا گناہ ہے اور ان لوگوں کا گناہ (بھی اسے ملے گا) جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے، بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔

(صحیح المسلم، جلد3، صفحہ87، حدیث 1017، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، صحیح ابن حبان وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: ”من دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا“ ترجمہ: جو شخص کسی گمراہی کی طرف بلائے، اس پر ان سب لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہو گا جو اس کی پیروی کریں گے اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں ہو گی۔

(صحیح المسلم، جلد8، صفحہ62، حدیث 2674، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

علامہ نور الدین ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (سال وفات: 1014ھ/1606ء) اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: ”من دعا إلی ضلالة أي: من أرشد غيره إلی فعل إثم وإن قل أو أمره به أو أعانه عليه“ ترجمہ: جو شخص کسی گمراہی کی طرف بلائے یعنی جس نے کسی دوسرے کی کسی گناہ کے کام کی طرف رہنمائی کی اگرچہ تھوڑی سی، یا اسے اس کا حکم دیا، یا کسی گناہ کے کام پر اس کی مدد کی (یہ حدیث ان سب صورتوں کو شامل ہے)۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 242، دار الفکر، بیروت)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی گناہ کے کام کی محفل منعقد کرتا یا لوگوں کو ایسے کام کی طرف بلاتا یا کسی گناہ کے کام پر معاونت کرتا ہے، اس پر نہ صرف اپنا گناہ ہوتا ہے بلکہ جتنے لوگ اس کی وجہ سے اس گناہ کے کام میں شریک ہوں، ان سب کے گناہوں کا وبال بھی اس پر آتا ہے، جبکہ ان لوگوں کے اپنے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص سینما بنا کر لوگوں کو فلم دیکھنے کی ترغیب دے اور فرض کیجئے کہ ایک ہزار لوگ وہاں جمع ہو کر فلم دیکھیں تو ان میں ہر ایک پر ایک ایک گناہ اور سینما بنانے والے پر اپنا ایک اور ان کے مجموعے کے برابر گناہ یعنی کل ایک ہزار ایک گناہ ہوں گے، والعیاذ باللہ تعالٰی۔ یوں ہی جب جب لوگ وہاں فلمیں دیکھیں گے ان کے اس گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے سینما بنانے والے کو ان سب کے برابر گناہ ملتا رہے گا۔ نیز اس کا یہ بے حیائی کی ترویج کرنا اشاعت فاحشہ ہو گا جو خود شدید وبال اور سخت گناہ کا باعث ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

6 ذو الحجۃ الحرام 1447ھ/23 مئی 2026ء

اَلْمُفْتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے